مدحتِ سکینہؑ

رضوان کے ہونٹوں پہ مدحت ہے سکینہؑ کی
الفاظ کے سینے میں الفت ہے سکینہؑ کی

پڑھنا جسے آتا ہو قرآنِ وفا پڑھ لے
مدحت کے صحیفوں میں صورت ہے سکینہؑ کی

تاحشر محافظ ہے غازیؑ کا علم اُسکا
سوکھا ہوا مشکیزہ دولت ہے سکینہؑ کی

اعلان یہ کرتا ہے غازیؑ کا علم اٹھ کر
کوثر ہے سکینہؑ کا جنت ہے سکینہؑ کی

بیٹی تیرے آقا کی کہتی ہے چچا تجھ کو
غازیؑ تیری عظمت میں عظمت ہے سکینہؑ کی

سر جس نے کیا دریا اور زیر کی لشکر
اُس پیاس کے حملے میں شدت ہے سکینہؑ کی

تاریخِ وفا پڑھ کر میں تو یہی سمجھا ہوں
عباسؑ کا پرچم بھی آیت ہے سکینہؑ کی

340

کیوں مشک و علم لے کر جائے نہ سوئے دریا
غازیؑ کے ارادوں میں قوت ہے سکینہؑ کی

قد اُس کی محبت کا کیا جان سکے دنیا
پرچم کی بلندی میں قامت ہے سکینہؑ کی

شبیرؑ نے دیکھا تو بے ساختہ فرمایا
عباسؑ کے جذبوں میں شدت ہے سکینہؑ کی

غازیؑ کی محبت کا اعجاز ہے یہ اخترؔ
لگتا ہے علم گویا روئیت ہے سکینہؑ کی